السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث "میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا اختلاف بڑی رحمت" ہے۔

(رواہ البیہقی فی الدخل عن ابن عباس رضی اللہ عنہا ورواہ الدارقطني والدارمي وابن عساکر عن ابن عمر وصححہ الحاکم"

مذکورہ بالاحدیث صحیح یا ضعیف ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

" مشارالیہ روایت سخت ضعیف من گھڑت ہے۔ اس میں نعیم بن حماد راوی ضعیف ہے اور عبد الرحیم بن زید جھوٹا ہے۔ اور "المیزان" میں ہے: "ھذا الحدیث باطل

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: سلسلة الاحادیث الضعیفہ والموضوعة 7501 رقم 60

اسی طرح "اختلاف امتی رحمة" بے اصل روایت ہے۔ علامہ مناوی رحمة اللہ علیہ نے سبکی رحمة اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ روایت محدثین کے ہاں معروف نہیں۔ مجھے اس کی صحیح ضعیف اور من گھڑت سند کا علم نہیں ہوسکا۔ شیخ زکریا الانصاری رحمة اللہ علیہ نے تفسیر بیضاوی پر اپنی تعلیقات میں اسی بات کو برقرار رکھا ہے۔ (ق 92/2)

پھر محققین اہل علم کے نزدیک اس کا معنی مستنکر ہے۔ چنانچہ امام ابن حزم رحمة اللہ علیہ نے (الاحکام فی اصول الاحکام 5/64) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حدیث نہیں۔ پھر فرماتے ہیں:

"وہذا من افسد قول یکون لانہ لو کان الاختلاف رحمة لکان الاتفاق سخطا وہذا ما لا یقولہ مسلم لانہ لیس الا اتفاق او اختلاف ولیس الا رحمة او سخط وقال فی مکان آخر باطل مکذوب"

(بحوالہ سلسلتہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعة للعلامہ الالبانی 1/70 رقم 57)

یعنی "قول انتہائی ردی قسم کا ہے۔ اس لئے کہ اگر اختلاف باعث رحمت ہے تو اتفاق باعث ناراضگی ہوا کوئی مسلمان بھی اس بات کا قائل نہیں کہ امر واقع اس طرح ہو کیونکہ دو ہی امر ہیں یا اتفاق ہے یا اختلاف۔ رحمت ہے یا ناراضگی۔ اور دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔ یہ روایت باطل جھوٹی ہے۔ روایت ہذا پر تفصیلی بحث کے لئے ملاحظہ ہو: (سلسلة الاحادیث الضعیفہ والموضوعة ص 70 تا 73

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص293

محدث فتویٰ